You have the potential to score more
Make few improvements
Increase length
Make more headings
Make references prominent
Add references

(1)

سوال نمبر ۲

تعارف = انسان کو اس دنیا میں اس لیے بھیجا گیا کہ وہ خدا کی عبادت کرے اور اس کی تعلیمات پر عمل کر کے زندگی گزارے مگر انسان نے اس دنیا میں ہر اس چیز کو ڈھونڈنا شروع کر دیا اور اس کو خدا مان بیٹھا مگر یہ بھول گیا کہ جن کو خدا مان بیٹھا ہے ان کو بنانے والی بھی ایک ذات ہے اور اس کو ایک ماننا توحید ہے جس میں وہ شرک کر رہا ہے۔ توحید دین اسلام میں داخل ہونے کا دروازہ ہے اور توحید کا مطلب اللہ کو ذات، صفات میں یکتا ماننا ہے۔

اسلامی تعلیمات میں توحید

اسلام میں توحید کا مقام اتنا اہم ہے کہ اس کے بغیر انسان اس میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک اس کو مان نہ لیا جائے تب تک دین میں داخل منع ہے اور کلمہ طیبہ کے پہلے حصے میں انسان اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اللہ اپنی ذات، صفات اور افعال میں یکتا ہیں۔ آپ ﷺ نے توحید کی اہمیت کو اس طرح بیان فرمایا:

"اسلام ایک قلعہ ہے اور اس میں داخل ہونے کا دروازہ توحید ہے"

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی دو سورتیں سورۃ اخلاص اور سورۃ البقرہ میں توحید کو بیان کیا ہے۔ توحید ہی دین اسلام کا قلعہ میں داخل

ہونے کا ذریعہ ہے اللہ پر ایمان لانے کے بعد ہی دوسری چیز پر ایمان لایا جا سکتا ہے اس کے علاوہ اسلام میں ہر چیز پہلے توحید سے شروع ہوتی ہے جیسا کہ۔

اللہ تعالیٰ

قرآن مجید ← بنیادی اصول کا مجموعہ → سنت رسول

اجماع و اجتہاد

بقول شاعر کے۔

وہ مالک کل ہے کائنات اسکی ہے
جو کبھی ختم نہ ہو وہ ذات اسکی ہے۔

نظریہ اسلام میں توحید کی اقسام

توحید کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ان تین حصوں پر ایمان لانا ہے اصل توحید ہے

توحید فی الذات: اس سے مراد اللہ کو ذات میں کسی کے ساتھ نہ ملانا اور شرک نہ کرنا ہے یعنی اللہ کے علاوہ کسی کو بھی خدا نہ ماننا توحید فی الذات کہلاتا ہے قرآن مجید میں "سورۃ اخلاص" توحید فی الذات کو بیان کرتی ہے

توحید فی الصفات

توحید فی الصفات سے مراد کہ اللہ کی صفات میں شرک نہ کرنا یہ اللہ کی ایک صفت ہے کہ بہت رحیم ہے اور اس دنیا میں اس جیسا کوئی رحیم نہیں اس دنیا میں کوئی اس جیسا رزق دینے والا نہیں اور اس جیسا کوئی حفاظت کرنے والا نہیں قرآن مجید میں **"آیت الکرسی"** توحید فی الصفات کی اہمیت کو بیان کرتی ہے۔

توحید فی الافعال

توحید فی الافعال سے مراد اللہ تعالیٰ کو افعال میں کسی کے شریک نہ کرنا اس سے مراد جو کام اللہ کر سکتے ہیں وہ دنیا میں کوئی بھی نہیں کر سکتا اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں جیسا کہ اللہ نے کن فرمایا اور یہ تمام زمین و آسمان وجود میں آ گئے قرآن مجید میں **"سورۃ یٰسین"** توحید فی الافعال کی اہمیت کو بیان کرتی ہے۔

عقیدہ توحید کی انسانی زندگی میں اہمیت

عقیدہ توحید کی انفرادی، اجتماعی اور معاشرتی زندگی پر بہت سے اثرات ہیں عقیدہ توحید انسان کی زندگی کو ہر طرف سے پر سکون اور اللہ کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے

اس کے انسانی زندگی پر اثرات اور اہمیت ذیل میں بیان کی جا رہی ہے۔

عزتِ نفس اور خودداری کا احساس =

جب انسان ایک خدا کے آگے جھکتا ہے تو اس کی عزتِ نفس **مجروح** نہیں ہوتی اور اس کو خودداری کا احساس بھی ہوتا ہے۔ انسان جانتا ہے کہ اس کو پیدا کرنے والی ذات صرف اللہ ہے تو وہ کسی اور کے سامنے نہیں جھکتا اور عقیدہ توحید انسان کو ہزاروں انسان کے سامنے جھکنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ بقولِ اقبال کہ:

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

انسان صرف خدا کے سامنے جھک کر وہ مرتبہ حاصل کر سکتا ہے کہ خدا اس کی رضا کے مطابق فیصلہ کرے مگر اس مقام تک پہنچنے کے لیے عقیدہ توحید اہم کردار ادا کرتا ہے۔

نیک اور صالح بناتا ہے =

جب انسان ایک خدا پر یقین رکھتا ہے تو وہ نیک اور صالح کی طرف گامزن ہو جاتا ہے کیونکہ جب کہ وہ خدا مانتا ہے اس کے احکامات پر عمل کرتا ہے اور وہ اعمال انسان کو نیک اور صالح بنا دیتا ہے۔ عقیدہ توحید انسان کو برے کاموں سے بچاتا ہے۔

امید دیتا ہے۔ عقیدہ توحید انسان کو امید دیتا ہے جب وہ کسی مشکل میں گرہ ہوتا ہے تو وہ جانتا ہے کہ اس کے ساتھ ایک ایسی ذات ہے جس سے کوئی طاقتور نہیں اور یہ تمام حالات اس ذات نے ہی حل کرتا ہے اس لیے اللہ تعالی نے قرآن میں فرمایا:

"بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے"

کیونکہ حالات دینے والی بھی وہی ذات ہے اور اس سے نکالنے والی بھی وہی ذات ہے اور یہ ایمان انسان کے اندر عقیدہ توحید سے ہی آتا ہے۔

انسان کو احتساب کا احساس ہونا:

جب انسان عقیدہ توحید پر ایمان لاتا ہے تو اس کو اس بات کا علم ہو جاتا ہے کہ اس نے اس ذات کے سامنے ایک دن ضرور پیش ہونا ہے اور اس سے انسان کے اندر احتساب کا احساس ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ مفہوم ہے

"اور ایک دن تمام لوگوں کو اللہ کے ہاں پیش ہونا ہے"

خدا کے سامنے پیش ہونے اور احتساب انسان کو غلط کام کرنے سے بچاتا ہے۔ عقیدہ توحید ہی انسان کو تنہائی میں گناہ کرنے سے روکتا ہے کیونکہ انسان جانتا ہے کہ اللہ اس کو دیکھ رہے ہیں۔

تنگ نظری اور غرور و تکبر سے محفوظ رکھتا ہے:

عقیدہ توحید انسان کو تنگ نظری اور غرور و تکبر سے محفوظ رکھتا ہے کیونکہ انسان جانتا ہے کہ اس سے بہت طاقتور ذات اس دنیا میں ہے جس نے اس کو اور اس کے پاس موجود تمام چیزوں کو بنایا ہے تو اس کے اندر غرور و تکبر ختم ہو جاتا ہے۔ نیز وہ ہر کسی سے دوستی، دشمنی صرف اللہ کی وجہ سے کرتا ہے تو اس طرح انسان تنگ نظری سے بچ جاتا ہے نیز عقیدہ توحید انسان کے اندر عاجزی و انکساری اختیار کرنے کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

حاصل بحث:

اس تمام بحث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عقیدہ توحید دین اسلام میں داخل ہونے کے لیے اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ دین خود ہے کیونکہ اس کے بغیر انسان دین میں داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ نیز اس سے انسان کی زندگی میں بہت مثبت تبدیلیاں آتی ہیں وہ حقوق اور فرائض کا خیال رکھتا ہے اور انسان اللہ کے خوف سے کوئی غلط کام بھی نہیں کرتا ہے

سوال نمبر 8

اسلام میں عورت کے حقوق اور مقام

تعارف:

عرب میں جہالت اس قدر عروج پر تھی کہ وہ زندہ بچی کو دفن کر دیتے تھے کیونکہ وہ لڑکی ہوتی تھی اور جو بڑی تھیں وہ غلام تھیں اور معاشرے کے ہر طرح کے ظلم کا شکار تھیں مگر دین اسلام نے عورتوں کو نہ صرف ان کے حقوق فراہم کیے بلکہ ان کو معاشرے میں اعلیٰ مقام بھی دیا۔

اسلام میں عورت کا مقام: قرآن مجید کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو وہ مقام عطا کیا جو کسی مذہب نے بھی عطا نہ کیا۔ جہاں یہود عورت کو ہر گناہ کی بنیاد کہتے ہیں وہ اللہ نے عورت (ماں) کے پاؤں تلے جنت رکھ دی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"عورتوں کے ساتھ معاشرت میں نیکی اور انصاف کو ملحوظ رکھو"

بیٹی کی حیثیت سے مقام:

اور معاشرے میں جہاں بیٹی کو کم مقام دیا گیا ہے وہی دین اسلام میں اللہ نے اس کو گھر کی شہزادی جیسا مقام دیا ہے اور ان کو ہر طرح سے والد اور

بھائیوں کی زیر پرستی میں رکھا اور گھر کے سارے مردوں کو اس کی حفاظت پر مامور کر دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

"ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ لڑکیوں کا بھی حصہ ہے اور وہ حصہ اللہ کی طرف سے مقرر ہیں۔"

بیوی کی حیثیت سے مقام: اللہ تعالیٰ نے بیوی اور شوہر کو ایسے کہا ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے لباس ہیں اور اُن کو مار نے سے منع کیا گیا ہے اور گھر کی ملکہ قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ نے بیوی کو سکون قرار دیا ہے۔ ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

"وہ تمھارے لیے لباس ہیں اور تم اُن کے لیے لباس ہو۔"

عورت کا حدیث کی روشنی میں مقام و حقوق

حضور ﷺ نے عورت کو وہ مقام عطا کیا جس سے وہ محروم تھی اُس کو گھریلو حقوق نہ صرف بتائے بلکہ گھر کی ملکہ کا لقب دیا۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"بیوی کے میاں پر حقوق ہیں اور میاں کے بیوی پر۔ جو خود کھاؤ وہ اس کو کھلاؤ اور جو خود پہنو وہ اُس کو پہناؤ اور اُن کے چہرے پر مت مارو۔"

عورت بحیثیت ماں، بیٹی اور بیوی: اسلام میں

- اسلام نے جہاں ماں کو اتنا اعلیٰ مقام دیا وہاں اس کے حقوق بھی دیے کہ کس طرح اولاد اپنے ماں اور باپ کی خدمت کرے اور اگر وہ بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن کے ساتھ کس طرح پیش آیا جائے

"اور اگر تمھارے والدین بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن کی خدمت کرو اور اُن کے سامنے اونچی آواز میں بات نہ کرو"

- بیٹی کے حقوق بھی اللہ تعالیٰ نے دیئے جیسا کہ پہلے والدین کی وفات کے بعد ساری دولت بھائیوں کو دی جاتی تھی مگر دین نے اُن کو پہلے تو جینے کا حق دیا اور پھر دولت میں حصہ کا بھی حق دیا۔
- بیوی کو بھی دین نے ہر طرح کے حقوق دیے اور یہاں تک فرمایا گیا کہ وہ تمھارے لیے حلال ہے اور تم اس کے لیے حلال ہو۔
- دین اسلام نے ہی عورت کو علم حاصل کرنے کا حق بھی دیا جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے"

حاصل بحث: اسلام نے عورت کو وہ مقام عطا کیا جو کسی دوسرے مذہب والے سوچ بھی نہیں سکتے۔ ماں کو جنت کی مالک سے لے کر بیوی کو گھر کی ملکہ تک کا مقام صرف دینِ اسلام ہی دے سکتا ہے۔

اسلام میں اقلیتوں کے حقوق

تعارف: اسلام نے نہ صرف مسلمانوں کو حقوق دیے بلکہ تمام غیر مسلموں کو بھی حقوق دیے اور ان حقوق کو پورا کرنے کی ذمہ مسلمانوں پر ڈالی۔ اسلام میں تمام انسانوں کو برابر حقوق دیئے گئے ہیں اور مسلمانوں کے لیے زیادہ ہیں کیونکہ ان کے دل میں کلمہ طیبہ ہے۔

اقلیتوں کے حقوق

انسانی مساوات: اسلام نے تمام انسانوں کو برابر حقوق عطا کیے اور اسلام کی رو سے تمام انسان برابر ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے

"میں نے تمام لوگوں کو ایک روح سے پیدا کیا"

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

"اے لوگوں ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا"

زندہ رہنے کا حق =

اسلام نے غیر مسلمانوں کو نہ صرف زندہ رہنے کا حق دیا بلکہ اسلامی ریاست کی ذمہ داری لگائی کہ وہ اس کو ہر طرح سے حفاظت فراہم کرے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

"ایک انسان کا ناحق قتل پوری انسانیت کا قتل ہے"

مذہبی آزادی کا حق =

دین اسلام نے غیر مسلم کو مذہبی آزادی کا حق دیا ہے اور اس کے لیے اسلامی ریاست کو زور زبردستی کرنے سے منع فرمایا۔ مگر اور مذاہب میں مذہبی آزادی نہیں ہے۔ مذہبی آزادی پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

"دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں"

عظمتِ انسانی: دینِ اسلام نے تمام انسانوں کو عظمت عطا کی ہے۔ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم اور کسی کو بھی انسانیت کی تذلیل کرنے کی اجازت نہیں دی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

لقد کرمنا بنی آدم

ترجمہ "ہم نے کرامت بخشی بنی آدم کو"

انصاف کا حق: اسلام میں دونوں مسلم اور غیر مسلم کا برابر انصاف فراہم کیا ہے اور ہمیشہ حکم دیا ہے کہ انصاف کے تقاضے ہر حال میں پورے کیے جائیں چاہے فیصلہ مسلمانوں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"جب بھی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ کرو"

حاصلِ بحث: اس تمام بحث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دینِ اسلام نے ہر وہ حقوق اقلیتوں کو دیئے ہیں جن کی ضرورت ہے اور ساتھ ساتھ مسلم ریاست پر بھی زور دیا ہے کہ وہ ان حقوق کو پورے بھی کریں۔

You should have written alot in it
This is incomplete answer

6

سوال نمبر 4

اسلام کا سیاسی نظام

تعارف = دین اسلام ایک ایسا دین ہے جو زندگی کے ہر پہلو اور ہر چیز کے بارے میں راہنمائی فراہم کرتا ہے چاہیے وہ انسان کی انفرادی زندگی ہو یا معاشی اور چاہیے معاشی نظام ہو یا سیاسی نظام اللہ تعالیٰ نے اس دین کو اس لیے پسند فرمایا کیونکہ خود اللہ نے اس میں تمام نظام کا صحیح اور واضح طریقہ بتایا ہے

مغرب کا سیاسی نظام = مغرب کا سیاسی نظام 1648ء میں وجود میں آیا اور یہ نظام امیروں کو زیادہ فائدہ مند ثابت ہوا اس کے علاوہ اس نظام میں دنیا اور مذہب کو الگ کر دیا ہے اور یہاں منتخب حکومت کا معیار ووٹوں کی تعداد پر منحصر ہے (51٪) اکثریت والی جماعت حکومت کرتی ہے

اسلام کا سیاسی نظام = اسلام کے سیاسی نظام میں مذہب اور سیاست اکٹھے ہیں اور اسلام میں حکمران منتخب کرنے کا حق صرف اہل علم والوں کو دیا گیا ہے کیونکہ وہ اپنے علم سے دور حاضر کے مسائل اور ان کا حل سوچ کر اپنا حکمران منتخب کرتے ہیں۔ اسلام کے سیاسی نظام نے حضرت عمرؓ

جیسے حکمران پیدا کئے حضرت عمر رض کا قول تھا "کہ اگر میرے دور کی حکومت میں دریا فرات پر ایک کتا بھی پیاسا مر جائے تو حکمران ذمہ دار ہے"

اسلامی سیاسی نظام کے بنیادی اصول اور جدید سیاسی نظام کو درپیش نظام کا حل

انسان بطور خلیفہ = اسلامی سیاسی نظام میں انسان یعنی حکمران اس دنیا میں خلیفہ کے طور پر کام کرتا ہے اور وہ تمام کام اسلام کی تعلیمات کے مطابق کرتا ہے۔ خلیفہ کا لفظ قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

"اے ایمان والو اللہ کی عبادت کرو، رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکمران کی اطاعت کرو"

مگر آج کے نظام میں انسان یہ بات بھول بیٹھا ہے کہ وہ خدا کا نائب ہے وہ اپنے آپ کو ہی دنیا کا مالک سمجھنے لگ گیا ہے لہٰذا ایسے حکمران کو چاہیے کہ وہ دائرہ اسلام میں رہتے ہوئے حکمرانی کرے۔ آپ ﷺ کا ظالم حکمران کے بارے میں ارشاد ہے:

"بہترین جہاد ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔"

سیاسی نظام کا شوریٰ کا قیام = اسلامی سیاسی نظام میں شوریٰ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ

Scanned with CamScanner

آپؐ اور صحابہ کرامؓ نے اپنی دورِ حکومت میں شوریٰ کا
قیامِ عمل میں لائے اور ہر فیصلے شوریٰ کے مشورے کے
مطابق کئے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ سے کہا کہ اُن (شوریٰ) سے
مشورہ کیا کرو"

اسلام نے شوریٰ کے ممبران کی کچھ شرائط رکھی ہیں جیسا
کہ وہ ایمان کے لائے اور ان کی دین اسلام کے لئے کیا
خدمات ہیں مگر آج کے سیاسی نظام میں یہ شرائط شامل
نہیں۔ ان شرائط کو اجتہاد کے ذریعے آج کے زمانے کے
مطابق تبدیل کر کے شوریٰ کے ممبر کی سلیکشن کے وقت
سامنے رکھا جائے۔

شوریٰ کی خصوصیات:

شوریٰ کی بنیادی ذمہ داری ذیل میں
بیان کی گئی ہیں۔ 1. خلیفہ کا انتخاب 2. احتساب
خلیفہ کا۔ 3. خلیفہ/حکمران کو مشورہ دینا 4. شوریٰ کا
غیر جانبدار ہونا 5. اجماع کرنے کی صلاحیت کا ہونا
اسلام کے سیاسی نظام میں شوریٰ کا کردار اتنا اہم تھا کہ
حضرت عثمان غنیؓ کے انتخاب کے وقت حضرت عبدالرحمن
بن عوف نے مدینہ کی ہر عورت سے مشورہ کیا

دورِ حاضر کی شوریٰ (قومی اسمبلی) میں اس میں سے
کوئی خصوصیات تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ شوریٰ
کے ممبر (ممبر قومی اسمبلی) خود ایک پارٹی کی طرف سے
منتخب ہو کر آتے ہیں تو وہ کیا حکمران کا احتساب کریں

کریں یا اس کو غلط کاموں سے منع کریں گے۔ الیکشن کمیشن کو چاہیے کہ وہ علما سے مشورہ کرے اور یہ خصوصیات والے حامل انسانوں کو ممبر قومی اسمبلی کرے تاکہ اس سے اوپر والا سارا عمل صحیح ہو سکے۔

شریعت بطور قانون = اسلام کے سیاسی نظام میں شریعت بطور قانون ہوتی تھی اس کی وجہ سے شام اور مصر کے بادشاہ مسلمانوں سے ڈرتے تھے کم تعداد کے باوجود مسلمانوں نے آدھی دنیا پر حکومت کی اس کی وجہ قرآن و سنت کے مطابق فیصلہ کرتے تھے مگر آج کے اس دور میں مغربی قانون کو فروغ دیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے اس سیاسی نظام میں انتشار ختم ہونے کا نام نہیں ہو رہا ہے۔ دورِ حاضر کا سیاسی نظام قرآن اور سنت کو قانون بنانے کے بعد ہی صحیح طرح سے کام کر سکتا ہے۔

انسانی بنیادی حقوق اور اقلیت کے حقوق کا تحفظ

اسلام کے سیاسی نظام میں انسانی بنیادی حقوق اور حقوق اقلیت کا نہ صرف اہتمام کیا گیا ہے بلکہ ریاست کی ذمہ داری لگائی گئی ہے کہ وہ اس پر عمل کرے مگر مغرب کے سیاسی نظام میں صرف یہ حقوق لکھے گئے ہیں اور جب حکمران کا دل کرتا ہے تو وہ کوئی اپنا قانون بنا کر یہ حقوق دینے سے منع کر دیتا ہے۔ جیسے کہ اسرائیل فلسطین کی عوام کو

حاصلِ بحث = اس مندرجہ بالا بحث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اسلام کا سیاسی نظام ہی ہر طرح سے انسانوں کی بھلائی کے لیے کارآمد ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ موجودہ سیاسی نظام مغرب کا ہے جس سے مذہب کو الگ کر دیا گیا ہے۔ تو اس صورتِ حال میں انسانوں کی بھلائی مشکل ہے۔

سوال نمبر 3

تعارف =

اکیسویں صدی میں مسلمان جہاں بہت زیادہ مشکلات کا شکار ہیں دوسری طرف دائرہ اسلام میں انسان کا داخل ہونا اس بات کی علامت ہے کہ وہ جس مذہب پر پہلے یقین رکھتے تھے وہ غلط ہے اور مسلمان کی مشکلات اسلام سے دور ہونے کی وجہ سے ہے یورپ اسلام کے اس لیے خلاف ہے کیونکہ انھوں نے اپنی مرضی سے قانون بنائے ہوئے ہیں جو صرف امیروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں اس لیے مغرب اور یورپ کے درمیان اسلام کی طرف سے مزید زیادہ ہوگا۔

مشرقِ وسطیٰ کے مسائل اور یورپ کا کردار

مشرقِ وسطیٰ کے جتنے بھی مسائل ہیں اُن میں کسی نہ کسی حد تک یورپ ملوث ہے کیونکہ یہ سارے اسلامی ممالک ہیں اور اُن کے امن کو خراب

کرنے میں انگریزوں اور یہودی کا اہم کردار ہے

مسئلہ فلسطین اور یورپ

1948ء سے اب تک ہزاروں فلسطینیوں کو صرف اس لیے شہید کیا جا رہا ہے کہ عرب سرزمین پر ایک یہودی ریاست قائم ہو سکے تاکہ دینِ اسلام کی سربلندی کو روکا جا سکے۔

مسئلہ فلسطین اور اسلامی ممالک کی خارجہ پالیسی

مسلم ممالک فلسطین کے مسئلے پر اس لیے اُن کا ساتھ دے رہے ہیں کیونکہ وہ مسلم ہیں اور اسی وجہ سے مغرب اور مسلم ممالک میں تعلقات ہمیشہ کشیدہ رہتے ہیں۔ یورپ نہیں چاہتا کہ اسلام کا بول بالا ہو کیونکہ یورپ کے اندر بہت زیادہ مسلمان ہوتے جا رہے ہیں۔

مسلم آبادی کا یورپ میں زیادہ ہونا اور اس سے یورپ اور اسلام کے تعلقات

دن بدن مسلم امہ میں اضافہ یورپ کے لیے کافی پریشان کن ثابت ہو رہا ہے جس کی وجہ سے

یورپ کے بعض ممالک نے اسلام کے اوپر پابندی لگانے کی قرارداد اپنی اسمبلی میں پاس کرانا شروع کر دی ہے اس کے علاوہ یورپ میں خبروں میں مسلمانوں کو انتہا پسند اور دہشت گرد کے طور پر پیش کرنا بھی عام ہو چکا ہے یہ ساری حرکتیں یورپ کی بوکھلاہٹ کو پیش کر رہی ہیں کہ اُن کی سرزمین پر دین کس قدر پھیل رہا ہے۔

اسلام کی تعلیمات اور یورپ پر اثر۔

یورپ میں لوگ اپنی زندگی سے پریشان ہیں کیونکہ دولت اور طاقت کے باوجود اُن کے دلوں کو سکون میسر نہیں لہٰذا اس کی وجہ سے خودکشی بھی عام ہے دوسری طرح دین اسلام میں خودکشی حرام ہے اور یہاں دلوں کو سکون کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے اللہ کا فرمان ہے "دلوں کو سکون صرف اللہ کے ذکر سے ملتا ہے"

حاصل بحث۔

اس تمام بحث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دین اسلام کی یورپ میں پھیل جانا یورپ کے لوگوں پر حقیقت کا عیاں ہونا ہے جس سے یورپ خوف زدہ ہے اور اسی کی وجہ سے وہ مسلمانوں کے خلاف ہر وقت مخالف کاموں میں ملوث ہے۔